بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیر منیر سخن شناسانِ عصر و دقیقہ سنجانِ دہر پر مخفی نہین کہ تاثیر سخن و مقبولیت کلام کہ
پسند طبع و مطبوع خاطر ہر خاص و عام ہو خدا داد ہی آئین ہر کسی کا حصہ نہین ہر شخص کو یہ رتبہ
اعلی ملتا نہین کیونکہ نہ ہر شاعر سحر بیان ہی نہ ہر سخنور شیرین زبان نہ ہر شعر درد انگیز ہی نہ ہر
کلام شکر آمیز نہ ہر طبع رنگین ہی نہ ہر بیان دلنشین و قابل تحسین نہ ہر دُر گوہر شب چراغ
ہی نہ ہر گل زینت بخش باغ نہ ہر شجر شجر طور ہی نہ ہر شمع شمع کافور چنانچہ شاہد حال اور
مصداق اس مقال کا کلام بلاغت القیام یکتاز عرصہ سخندانی چمن طراز گلستان
رنگین بیانی مہر سپہر فضل و کمال درة التاج عظمت و اجلال جناب فضیلت مآب قدوة
السالکین زبدة العارفین سخنورِ معنی آفرین مداح بارگاہِ عالم پناہِ حضرت رحمة للعالمین
افضل العلما امام الشعرا مولانا مولوی غلام امام صاحب شہید مدظلہ العالی ہی
کہ ہر ایک اوسکا طالب ہی اور ہر خاطر اوسکی راغب جسنے ایکبار اوسکو دیکھا مدة العمر

مذاقِ سخن اوسکے دل مین ہا گلستان رنگین بیانی کا گل ہی مسکین تحقیق معانی کا کامل ہی
دلِ عشاق کا غم پرداز ہی خاطرِ گلعذارون کا مایۂ کرشمہ و ناز ہی صوفیان صافی مزاج کا
آئینۂ حقیقت نما ہی مناجاتیان سراپا احتیاج کا گنجینۂ مدعا ہی شمع شبستان فکر سخنور
ہی گرمی بازارِ کمال اہل جوہر ہی جب تک وہ بحر محیطِ کمال ہندوستان مین رونق افروز
تھے اہلِ ہندوستان انکے کلامِ فیض نظام سے بہرہ اندوز تھے کیونکہ ان کلام اونکا زیب دل عزیز
تھا انہون نے جہان پایا کرات و مرات چھپوایا اب جب سے ملک دکن قدوم میمنت لزوم
حضرت ممدوح سے رشک گلستان ہوا وہان ہر صغیر و کبیر اوس سے فیضیاب ہی
اب ہندوستان مین کلام تازہ اونکا نایاب ہی جو کہ اس خاکسار کو ایسے کلام کی ہمیشہ جستجو رہی
اور اپنے احباب سے اکثر اوقات یہی گفتگو ہی سو الحمد للہ کہ انہون نے کلام تازہ جو وہان
تصنیف فرمایا ہی بعض احباب کے ذریعہ سے میرے ہاتھ آیا ہی لہذا واسطے خوشنودی
طبع رسالے طالبین اور مسرت خاطرِ خطیر شائقین کے امیدوار رحمت ایزد منان
محمد عبد الرحمن مہتمم مطبع نظامی قالب طبع مین لایا ناظرین حق گزین کی خدمت
سراپا برکت مین بصد عجز و نیاز عرض پرداز ہی کہ ہر گاہ اس گل ہمیشہ بہار کی سیر سے حظ
اوٹھاوین احقر کو دعاے خیر سے یاد فرماوین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ

چمن میں آج کیا شور و فغان ہے
کہ گل خندان ہے بلبل نغمہ خوان ہے

تبسم خیز غنچے کا دہان ہے
ترنم ریز سوسن کی زبان ہے

طرب انگیز ہے پھولوں کی خوشبو
نشاط آمیز رنگ گلستان ہے

وصال سرو سے شادان ہے قمری
گل و بلبل کا باہم اقتران ہے

گل نسرین ہے روشن مثل انجم
خیابان گلستان کہکشان ہے

شقائق پرتو افگن ہے زمین پہ
چمن کی خاک یک تخت ارغوان ہے

گل شب بو میں ہے ایسی صفائی
کہ اوس پر روزن روشن کا گمان ہے

بساط سبزہ پر غلطان ہے سیماب
نگہ شبنم ہے یا آب روان ہے

عروسان چمن پر جو ہے جوبن
وہ حوران بہشتی پر کہاں ہے

جو روئے عاشقان ہے زرد وہ بھی
بہار افزا برنگ زعفران ہے

ذیبِ دلربائی مین ہی گستاخ
یہ سنبل ہی کہ زلفِ مہوشان ہی

کسیکی تک رہی ہی راہ نرگس
کہ سرتا پا نگاہِ ناتوان ہی

یہ کسکی زلف کی لاتی ہی نکہت
جو بادِ صبحدم عنبر فشان ہی

بہار آئی بہار آئی چمن مین
یہی سب دوستونکی داستان ہی

عزیزو مفت ہی سیرِ گلستان
کشادہ در ہی سوتا پاسبان ہی

نہین صیاد کا ڈر بلبلون کو
کہ شاخِ گل پہ اونکا آشیان ہی

طمانیت ہی مرغانِ چمن کو
نہ کھٹکا ہی نہ خوفِ باغبان ہی

جو گلگشتِ چمن کو مین بھی آیا
تو دیکھا اوسمین اک زیبا مکان ہی

تعالی اللہ کیسا قصرِ عالی
کہ جسکے وصف مین قاصر زبان ہی

وہ ایوانِ ضیا گستر کہ جسکی
زمین بوسی کو جھکتا آسمان ہی

اگر خورشید ہی ذرہ ہی اوسکا
اگر مہتاب ہی اوسکی کتان ہی

تمنا ہی بنا گردانِ فانوس
کہ اوسکی شمع کا پروانہ جان ہی

ملائک سب کھڑے ہین دست بستہ
کمر باندھے ہوئے ہر انس و جان ہی

مکان آراستہ کرنیکو طیار
درِ دولت پہ حاضر اک جوان ہی

چمکتا نور ہی اوسکی جبین سے
بشارت ہر اشارے سے عیان ہی

تبسم سے عیان احیاے اموات
تکلم جانفزاے مردگان ہی

نشان دیتا ہی ہر شی کو کہکر
کہ دیکھو یہ یہان ہی وہ وہان ہی

خود ایسی کارفرمائی سے اپنی
نہایت خوش ہی بیحد شادمان ہے

جو اسکے پاس جا کر مین نے پوچھا
ترا کیا نام ہے رہتا کہان ہے

یہ گھر تیرا ہی یا جنت ہی یا عرش
کہ شان برتری و اس سے عیان ہے

کہا مین جیسی گردون نشین ہون
مکان میرا چہارم آسمان ہے

یہ گھر میرا نہین جو تو نے سمجھا
ادب سے دور یہ تیرا گمان ہے

تعالی اللہ یہ وہ آستان ہے
کہ جبریل و میکا ادنی پاسبان ہے

مکان یہ مولد شاہ زمان ہے
مکان یہ سجدہ گاہ قدسیان ہے

نہ جنت ہی نہ ہی عرش معلی
محمد مصطفی کا یہ مکان ہی

محمد سر پنہان مین نہان ہے
محمد عین اعیان عیان ہے

محمد بادشاہ دو جہان ہے
محمد قبلہ گاہ مقبلان ہے

محمد شمع ہی بزم قدم کا
محمد مالک کون و مکان ہے

محمد فخر ہی پیغمبرون کا
محمد مقتدای مرسلان ہے

محمد ہی چراغ افروز ہستی
محمد قالب عالم کی جان ہے

محمد ہی دوای دردمندان
محمد چارہ بیچارگان ہے

محمد سے ہوئی تکوین کونین
محمد مدعای کن فکان ہے

محمد ہی بہار باغ ایجاد
محمد مقصد ہر این و آن ہے

محمد ہر جراحت کا ہی مرہم
محمد مونس دل خستگان ہے

محمد رنگ و بو ہی ہر چمن کا
محمد آبروے بحر و کان ہی

محمد ہی محمد ہی محمد
فرشتون کا یہی ورد زبان ہی

خبر دینے کو آیا ہون مین یہ
کہ آمد آمد اب اوسکی یہان ہی

نہ تنہا مین نے پائی ہی یہ خدمت
خضر بھی اوسکے موکب مین دوان ہی

خلیل اللہ کو ایسی ہی خلت
کہ ہاتھون پر لیے نعمت کا خوان ہی

کریگا آج اوس مہمان کی عزت
کہ گردون جسکے مطبخ کا دھوان ہی

وہ صورت دیکھکر کہتا ہی یعقوب
مجھے انصاف ہی لازم یہان ہی

نہین یوسف کو کچھ احمد سے نسبت
کہ فرق زمین و آسمان ہی

جو یوسف ہی فقط میرا ہی محبوب
تو وہ محبوب خلاق جہان ہی

کہا یوسف نے مین شیدا ہون اوسکا
کہ مجھکو چاہ اوسکی حرز جان ہی

کلیم اللہ نے پوچھا خدا سے
کہ تا زِ لن ترانی اب کہان ہی

برأی العین دیکھا مصطفی نے
جو میری آنکھون سے اب تک نہان ہی

ہوا مسند نشین عرش ایسا
کہ گویا خود مکین لامکان ہی

ندا آئی تعجب کیا ہی موسیٰ
عیان ہی یہ نہ محتاج بیان ہی

کہ تو عاشق ہی اور معشوق ہی وہ
سمجھ لے فرق نازک درمیان ہی

مسیحا کا بیان یہ سن کے ہاتف
پکارا ہان نشاط جاودان ہی

مبارک ہو مبارک ہو مبارک
ہوا پیدا شہنشاہ زمان ہی

ہوا پیدا وہ شمع عالم افروز
کہ نورانی زمین و آسمان ہے

ہوا پیدا وہ دریائے حقیقت
کہ جسکا ابر رحمت دُر فشان ہے

اوسکے ظاہر و باطن سے پیدا
ہو الظاہر ہو الباطن کی شان ہے

ہو الاول ہو الآخر کا مضمون
اوسی کے حسن صورت سے عیان ہے

اوسکے واسطے پیدا ہوا سب
جو عالم مین عیان ہے یا نہان ہے

اوسکے رشحۂ فضل و کرم سے
گلستان مین بہار بے خزان ہے

اوسکا نور پھیلا ہے کہ ہر سو
تجلی مشعل فروز جہان ہے

مسلمانون کے گھر شادی ہے شادی
مسرت کاروان در کاروان ہے

مجالس کی وہ کثرت ہے کہ ہر دم
جہان دیکھو فراہم اک جہان ہے

محک ہے مجالس میلاد یارو
قلوب نیک و بد کا امتحان ہے

جو کاسد ہے وہی حاسد ہے فاسد
نہ دان اوسکی ہائی ہے نہ زیان ہے

جو کامل ہے اوسے ایمان ہے حاصل
معین اوسکا شفیع امتان ہے

فضائل یون تو ہر مجلس کے جو ہین
علیم اوسکا خدائے غیب دان ہے

وہ اس گھر مین جو ہوتی ہے مجلس
عجب آئینہ دار عز و شان ہے

فرشتون تک پہونچتی ہے جو خوشبو
تو کہتے ہین کہ یہ مجلس کہان ہے

محی الدولہ کے گھر مین ہے مجلس
کہ اوس سے عطر پرور مغز جان ہے

محمد یار و یاور ہوئے اوسکا
جو نام اوسکا محمد یار خان ہے

سنو چلکر بیان عاشق زار ۔ کہ رشک بلبل بے خانمان ہے
سنو چلکر ثنا خوان پیمبر ۔ دکن مین طوطی ہندوستان ہے
کہین وسکی دعا پر ہم سب آمین ۔ کہ مقبول خدائے انس و جان ہے
الٰہی بانی محفل سلامت ۔ رہے با عافیت جب تک جہان ہے
جزاہ اللہ فی الدارین خیرا ۔ جہان مین خیر کا جب تک نشان ہے
ترے محبوب کی مجلس مین پیہم ۔ جو حاضر کو دکے پیر و جوان ہے
مرادین سب کی حاصل ہون خدایا ۔ ترے در تک رجوع بندگان ہے
دعا سے مدعا ہوتا ہے حاصل ۔ تو ایسا کارساز دو جہان ہے
ترے فضل و کرم پر سب ہین نازان ۔ تجھی سے التجائے عاصیان ہے
تجھی سے مقصد دل مانگتا ہون ۔ کہ میرا حال سب تجھ پر عیان ہے
غم دوری سے ایسا ناتوان ہون ۔ کہ بار زندگی مجھ پر گران ہے
مدینے کی تمنا مین شب و روز ۔ دل رنجور بے تاب و توان ہے
مدینے کی طلبگاری مین ہر دم ۔ تڑپتی روح ہے اور لب پہ جان ہے
مدینے مین مجھے پونہچا دے یا رب ۔ یہی ہر دم مرا ورد زبان ہے
مدینے کی زمین کا رزق ہو جائے ۔ یہ تن میرا جو مشت استخوان ہے
مدینے کی رہیگی مجکو حسرت ۔ بدن مین جب تلک روح روان ہے
مدینے کی زیارت ہو میسر ۔ مناجات شہید خستہ جان ہے

مجھے سینے ہی مین میرا خاتمہ ہو | کہو آمین بس اب ختم بیان ہے

غزلہائے بحر طویل بطرح خاص اردو و فارسی

یہ سحر کیسی ہے پر نور کہ جمہور ہیں مسرور ہر اک باغ مین معمور ہے سامان بہار
گل چمکتا ہے چمن زور مہکتا ہے ٹپکتا ہے ہر اک شاخ تر و تازہ سے فیضان بہار

کیا جھمکڑے سے چلی آتی ہے سرمست ادا مائل شوخی و حیا نکہت گل دست گریبان بہار
تا کسی خار سے اولجھے نہ کہین پا نہ لگے گرد زمین ہاتھ مین پھولون کے ہے دامان بہار

شیشہ ہے غنچہ و گل ساغر لب سرخی گلنار مین ہے بادۂ گلرنگ کی شوخی و ترنگ
ابر کہسار سے اوٹھا ہے بڑے زور بڑے شور سے مدہوش ہیں سب مستان بہار

لالہ مجمر ہے تو رنگ آتش بے دود ہے ہر داغ مین ہے نخلۂ عود معطر ہے دماغ
سرو ہے منتظر استادہ کہ کون آتا ہے اس باغ مین جو آج ترقی ہے ہی شان بہار

مثل آئینہ ہے حیرت زدہ نرگس نگران دیدۂ حیران سے کس واسطے گلزار مین آج
دلربایانہ نئے رنگ سے نئے ڈھنگ عجب ناز سے انداز سے رقصان ہین عروسان بہار

فرش سے عرش تلک برق تجلی کی جھلک جسکا کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھا تھا فروغ
یک بیک ہونے لگے ایسے ہویدا و نمودار کہ بے پردہ دکھائی دئیے خوبان بہار

ہر طرف مرغ خوش آواز کا غل خندۂ گل نغمۂ بلبل کی بہم چھیڑ چہل مور کا شور
سن کے دل مست ہوا ہوش اوڑا الیکی کوئل کی صدا باد صبا ہوتی ہے قربان بہار

میرا ہمدرد جسے کہتے ہین بلبل جو ملا نغمہ سرا زمزمہ پیرا ہمہ تن محو وصال

مین نے پوچھا نہین معلوم کہ کیون دھوم ہی گلشن مین ہوا کونسا گل آج ہی مہمان بہار

یون جواب اوس نے دیا مجھکو کہ یہ ماہ مبارک متبرک جو ہی مشہور جہان شہر ربیع
جسکی ہر صبح صفا خیز سے ہر شام دل آویز سے پیدا و ہویدا ہوا عنوان بہار

اس مہینے مین تجلی کدۂ قدس و سراپردۂ وحدت سے ہوا نور الٰہی کا ظہور
دمبدم مژدۂ دیدار ہی پیہم کہ ہوا جلوہ فزا گلشن ایجاد مین سلطان بہار

یعنی سلطان رسل شمع سُبُل مظہر کل احمد مرسل نے کیا تخت تجمل پہ جلوس
گرد گرد اوس شہ لولاک گل گلشن توحید کے ہی شہپر جبریل مگس ران بہار

کیا فریبندۂ دل حسن خداداد ہی جو ساری خدائی مین کوئی اوسکا نہین شبہ و نظیر
باغبان ازل اوس خاک کی کھاتا ہی قسم جسپہ قدم رکھتا ہی وہ سرو خرامان بہار

نکہت اوس زلف معنبر کی بہت جلد اوڑا لاتی ہی تا دیر کیا کرتی ہی تقسیم نسیم
مُردے خوشبو ہی سے جی اوٹھتے ہین جس کوچے سے کرتا ہی گذر وہ گل خندان بہار

افضل الدولہ کا گھر محفل میلاد سے آباد ہی دل شاد ہی برلائے خدا اوسکی مراد
یعنی اولاد خداداد جو نوباوۂ اقبال ہو سرسبز رہے اوس سے گلستان بہار

حیدرآباد کے ہر کوچہ و بازار سے آتی ہی صدا زمزمۂ نعت پیمبر کی شہا
اک غزل فارسی کی مین بھی پڑھون سن کے جسے جوش مین آجائے ابھی تخم شہیدان بہار

غزل فارسی

ای رخت گل سخنت مُل دهنت غنچه تنت جان لبت لعل و قدت سرو خرامان بهار
چشم نرگس مژه تیر و خم ابرو چو کمان و خجل از زلف و خطت سنبل و ریحان بهار

فرش مخمل بهست سبزه فرو چیده و افروخته از لاله و گل بود چراغان بهار
تو پی سیر چمن رفتی و گرم آمده برق رخ تابنده و زد شعله بدامان بهار

در غم موی میان تو چنان زار و نزار اند و نحیف اند و ضعیف اند یکبار و حقیر
کز صبا تخته تابوت روان و کفن از برگ گل تازه بود بهر شهیدان بهار

نه مرا صبر و قراری نه کسی مونس و یاری رفیقی شفیقی نه انیسی نه جلیس
من باین خستگی و غربت و تنهائی و وحشت بچه سامان بکنم سیر گلستان بهار

پر پرواز ندارم و اندر قفس تنگ گرفتارم و بیمارم و دلگیر و اسیر
تو صبا از ره لطفی و وفائی ز من خسته سلامی برسانی سوی بستان بهار

بوسه بر سنگ در بادشه یثرب و بطحا زن و کن عرض پیامی ز من بی پر و بال
کای شه بر دو سرا بهر خدا رحم بفرما که خزان دیده رسد در چمنستان بهار

این شهید است جگر تفته و پژمرده و افسرده و غم دیده و شوریده و آشفته دماغ
که بدیوانگی و وحشت و سودا و جنون و غم و احوال زبون نست غزل خوان بهار

لله الحمد کہ یہ نظم بہاریہ ہوئی بارگہ اقدس سلطان دو عالم مین قبول
فخر کرتا ہون اسی بات پہ اور شکر بجا لاتا ہون یہ غیب سے مجھ پر ہوا احسان بہار

فائدہ

قصیدے کے خاتمے مین جہان نواب مغفرت مآب محی الدولہ بہادر مرحوم کا نام ہی وہ اشعار اونھین کی خاص مجلس مین پڑھے جاتے تھے اور مجالس مین حضرت مصنف دام مجدہ کا تمام اس طرح فرمایا کرتے تھے

فضائل مجلس ایسے جو ہین   علیم اوسکا خدا یا غیب دان ہی
فرشتون تک پہونچتی ہی جو خوشبو   تو کہتے ہین یہ مجلس کہان ہی
معطر ہی مشام جان ہمارا   چلو سب مل کے یہ مجلس جہان ہی
سنو چلکر بیان عاشق زار   کہ رشک بلبل بے خانمان ہی
سنو چلکر ثنا خوان پیمبر   دکن مین طوطی ہندوستان ہی
کہین اوسکی دعا پر ہم سب آمین   کہ مقبول خدا اوسکی زبان ہی
الٰہی باقی محفل سلامت   رہے باعافیت جب تک جہان ہی
جزاہ اللہ فی الدارین خیرا   جہان مین خیر کا جب تک نشان ہی
ترے محبوب کی مجلس مین اسلام   جو حاضر کودک و پیر و جوان ہی
مرادین سب کی حاصل کیجو خدایا   ترے در تک رجوع بندگان ہی
دعا سے مدعا ہوتا ہی حاصل   تو ایسا کارساز دو جہان ہی
ترے فضل و کرم پر سب ہین نازان   تجھی سے التجاے عاصیان ہی
تجھی سے مقصد دل مانگتا ہون   کہ میرا حال سب تجھ پر عیان ہی
غم دوری سے ایسا ناتوان ہون   کہ بار زندگی مجھ پر گران ہی
مدینے کی تمنا مین شب و روز   دل رنجور بے تاب و توان ہی

مدینے کی طلبگاری مین ہر دم — تڑپتی روح ہے اور لب پہ جان ہے
مدینے مین مجھے پہنچا دے یا رب — یہی ہر دم مرا ورد زبان ہے
مدینے کی زمین کا رزق ہو جائے — یہ تن میرا جو مشت استخوان ہے
مدینے کی رہیگی مجکو حسرت — بدن مین جب تلک روح روان ہے
مدینے کی زیارت ہو میسر — مناجات سہیل خستہ جان ہے
مدینے ہی مین میرا خاتمہ ہے — کہو آمین بس اب ختم بیان ہے

علی ہذا القیاس بحر طویل کی غزل مین ۹ شعر جس مین والی مملکت دکن کا نام نامی ہے اور مجالس مین اوس شعر کے پڑھنے کی ضرورت نہین ؀

دیگر

دیکھ کر مہ کو پرستار ربیع الاول — مہر ہے غاشیہ بردار ربیع الاول
اس مہینے مین ہوا نور الٰہی کا ظہور — کنز مخفی سے ہے اظہار ربیع الاول
اس مہینے کے فضائل کو بشر کیا جانے — ہے خدا واقف اسرار ربیع الاول
نور کے طور پر ارباب نظر دیکھتے ہین — در و دیوار سے انوار ربیع الاول
خم ابروے مہ نو کی اشارت دیکھو — کیا عیان کرتا ہے آثار ربیع الاول
احمدی جلوے نے کونین کو پرنور کیا — روز روشن ہے شب تار ربیع الاول
ماہ میلاد پیمبر ہے یہ شہر مشہور — ای خوشا طالع بیدار ربیع الاول
دھوم ہے بارھوین تاریخ کی ہر چار طرف — ہے وہی طرۂ دستار ربیع الاول

باغبانِ ازلی کا ہی یہ فرمان کہ بہار
ترو تازہ رکھے اشجارِ ربیع الاول

قوّتِ نامیہ کہتی ہی کہ شاداب رہین
شاخ و برگ و گل و اثمارِ ربیع الاول

نغمہ سنجانِ گلستان و عروسانِ چمن
حمد گر کرتے ہین گفتارِ ربیع الاول

چمن آرا ہے شب و روز ہی یان نشو و نما
تا شگفتہ رہے گلزارِ ربیع الاول

زینت کرتا ہی یہ ہر سال مکرر آنا
کیا خوش آئین ہی تکرارِ ربیع الاول

آتشِ رشک پہ حسّاد کو جلنا ہو نصیب
دیکھکر گرمی بازارِ ربیع الاول

نقد جان دینے مین ہرگز نہین کرتے ہین دریغ
حق کے طالب ہین خریدارِ ربیع الاول

مجھے ذیحجہ و شوال سے کچھ کام نہین
دل سے رہتا ہون طلبگارِ ربیع الاول

سال بھر سارے مہینون کو گنا کرتا ہون
بسکہ ہون تشنۂ دیدارِ ربیع الاول

جتنا ممکن ہو پڑھا جاے مجالس مین درود
یہی خدمت ہی سزاوارِ ربیع الاول

مجھسے اب مجلس میلاد نہین ہو سکتی
دوستو مین ہون گنہگارِ ربیع الاول

نہ دی امراض نے فرصت مجھے اکدم کی شہید
ورنہ لکھتا بہت اشعارِ ربیع الاول

غزل

جب سے ہوا ان گل چمن آراے مدینہ
جبریل بنا بلبل شیداے مدینہ

سینہ ہی مرا روکشِ صحراے مدینہ
دل ہی جرسِ محملِ لیلاے مدینہ

اور سرشت سے پیدا ہی تمناے مدینہ
اس رنگ سے نکلے ہی صداہاے مدینہ

کیا شان خدائی ہی کہ ہی تا دمِ محشر
مسجودِ ملک روضۂ مولاے مدینہ

شمسے کی جھلک دیکھ کے خورشید فلک ہی — جاروب کش ساحتِ بیلے مدینہ

اللہ ری مہتابیِ زیبا کی صفائی — مہتاب ہی خاکسترِ صحرائے مدینہ

بوسے کی تمنا ہی جو مینائے فلک کو — جھکتا ہی سبو گنبدِ خضرائے مدینہ

وان کے در و دیوار مرے پیش نظر ہین — اندھیر ہو گر آنکھ سے چھپ جائے مدینہ

وان طور ہی کچھ اور تھا موسی نے جو دیکھا — یان طور سے بڑھ کر ہی تجلّائے مدینہ

سو مردہ صد سالہ جلا دیتے ہین ابتک — اک آن مین دربان مسیحائے مدینہ

مژگان سے کرین راہ کی جاروب کشی ہم — سو کوس سے گر ہمکو نظر آئے مدینہ

معشوق کا گھر خانۂ عاشق سے ہی برتر — کیا فخر ہو گر عرش ٹھہر جائے مدینہ

محبوب کی مسند ہین بچھی وہین رہتی — پر عرش معلی نہ تھا ہمتائے مدینہ

ہر سنگ مین وان کے شررِ طور ہی پنہان — ہر خشت کو کہیے یدِ بیضائے مدینہ

ہر چاہ سے جاری ہی وہان چشمۂ حیوان — پیاسون کے لیے خضر ہی سقائے مدینہ

قسمت یہ دکھاتی ہی کہ حسرت کی نظر سے — ہم دیکھتے ہین اونکو جو دیکھ آئے مدینہ

آتا ہون بڑی دور سے آلودۂ عصیان — مولا مجھے مت کیجیو رسوائے مدینہ

اب خواب سے تسکین نہین ہوتی ہی شیدا — بیداری مین خالق مجھے دکھلائے مدینہ

دیگر

مداح ہون جنابِ رسالت پناہ کا — عرشِ برین پہ گوشہ ہی میری کلاہ کا

محفل مین میری نغمہ سرائی سے شور ہی — ہر سمت آہ آہ کا اور واہ واہ کا

زیبا ہی فخر و ناز سے جسقدر کرون — دیکھو تو مدح خوان ہون مین کس بادشاہ کا

دریاے فیض و جود ہی وہ جسکے سامنے — تشنہ سے کم ہی کوہ بھی گر ہو گناہ کا

اوس جا پہ عذرخواہی ہماری کریگا وہ — جس جا پہ زہرہ آب ہو ہر عذرخواہ کا

بے اوسکے حکم کے نہ چلے لوح پر قلم — مالک ہو وہ تمام سپید و سیاہ کا

پیغمبرون کو فخر ہوا اوسکی ذات سے — سردار ہی سے بڑھتا ہی رتبہ سپاہ کا

سرسبز کیا ہون اوس رخ تابان کے روبرو — مونہہ دیکھتا ہی شمع بزم کیا مہر و ماہ کا

شبنم کی کیا مجال جو گلگشت کرسکے — جس گلستان مین پانون نہ ٹھہرے نگاہ کا

ہو عشق کی کشش تو دل زار کیا کرے — کیا کہربا سے زور چلے برگ کاہ کا

تنہا خضر ہی تشنۂ شوق لقا نہین — یوسف بھی ہی پیاسا اوسکی چاہ کا

عاشق کے دل سے آہ نکلتی ہی اسلیے — اوسکے سوا مقام نہین دل مین آہ کا

کالکھ تو میرے مونہہ کی چھٹے اب کسی طرح — ہووے گذر مدینے مین مجھ رو سیاہ کا

درپیش ہی عدم کا سفر سب کو دوستو — جو نعت کا کلام ہی توشہ ہی راہ کا

پیغمبرون کا شاہد عادل ہی وہ شہید — کیا مرتبہ ہی نام خدا اس گواہ کا

غزل

ای صنم تجھہ پہ ہین قربان گل و آئینہ و شمع — ہین ترے رخ سے پشیمان گل و آئینہ و شمع

بزم مولد مین جو ہر ایک نے عزت پائی — ہمد گر ہوتے ہین نازان گل و آئینہ و شمع

سنکے اوصاف ترے حسن کے ہو جاتے ہین — خستہ و مضطر و حیران گل و آئینہ و شمع

دیکھو خندان بھی ہی حیران بھی ہی گریان بھی ہی — دیکھ کر صورت جانان گل و آئینہ و شمع

تیری محفل مین ہی آغشتہ بخون محو لقا — ہمہ تن غم سے گدازان گل و آئینہ و شمع

بلبل و طوطی و پروانہ نہین چاہتے ہین — تیرے ہوتے ہوئے ای جان گل و آئینہ و شمع

طرفہ جمعیت خاطر ہی کہ مجلس مین تری — نہین ہوتے ہین پریشان گل و آئینہ و شمع

عشق مین تیرے ہوئے جاتے ہین باہر ایسے — کہ پھرا کرتے ہین عریان گل و آئینہ و شمع

رنگ اور نور صفا لائے ہین تیرے گھر سے — ہین ترے بندۂ احسان گل و آئینہ و شمع

صاف کہتا ہون کہو کسکے قلم سے نکلا — اسطرح دست و گریبان گل و آئینہ و شمع

میری کلک و غزل و صفحۂ دیوان کو شہیدا — کہتے ہین سارے سخندان گل و آئینہ و شمع

غزل فارسی

نبود چون رخ جانان گل و آئینہ و شمع — کہ چنین نیست فروزان گل و آئینہ و شمع

ہردم از عارض تابان کسی میباشد — خستہ و مضطر و حیران گل و آئینہ و شمع

خون دل ریختن و محو شدن شعلہ زدن — از کہ آموختہ ای جان گل و آئینہ و شمع

بلبل و طوطی و پروانہ بہر شام و پگاہ — کردہ بر روی تو قربان گل و آئینہ و شمع

بمقامی کہ تو باشی نتواند کہ شود — زینت بزم و گلستان گل و آئینہ و شمع

دارد از داغ غم عشق در آب و آتش — جگر و چشم و رگ جان گل و آئینہ و شمع

ہمچو عشاق بود غرقہ بخون و بیخواب — سینہ سوزان شرر افشان گل و آئینہ و شمع

چشم بیخواب و گداز دل و داغ جگری — یافتہ از من بیجان گل و آئینہ و شمع

پیش روی تو نیرزد بجوی در بازار — گشت در عہد تو ارزان گل و آئینہ و شمع
پردہ بردار ز رخسار کہ پیش تو کشند — از حیا سر بگریبان گل و آئینہ و شمع
لفظ رنگین و روش صاف و فروغ معنی — ہست بر صفحۂ دیوان گل و آئینہ و شمع
آفرین بر تو و بر جودت طبع تو شہا — نتوان گفت بدینسان گل و آئینہ و شمع

قصیدۂ اردو مسجع در بحر طویل

آئی بہار اب ہر چمن ہے بلبل و گل کا وطن دیر و حرم سے نعرہ زن آتے ہیں شیخ و برہمن
زاہد سے کہدو یہ سخن ہے فصل گل توبہ شکن گر چاہیے عیش جان و تن مینخواروں کا سیکھے چلن

آئی بہار جانفزا لائی گلستان میں صبا پیغام وصل دلربا گل کھل کھلا کر ہنس پڑا
موج ہوا نے وا کیا ہے غنچے کا بند قبا بلبل یہ کرتی ہے صدا اب میں ہوں اور سیر چمن

ابر بہاری جابجا چھڑکاؤ سا کرنے لگا دلی گلستا نکی ہوا ہر نخل پھولا اور پھلا
تا جان گل ہو مبتلا مشاطہ بن بن کر صبا سلجھاتی ہے صبح و مسا سنبل کی زلف پر شکن

ساقی جو شوخ و شنگ ہے مست مئ گلرنگ ہے مطرب جو خوش آہنگ ہے محو نوائے چنگ ہے
دل عیش کا اور رنگ ہے غم خستہ و دلتنگ ہے بلبل ہے خوشدل رنگ ہے شادی سے گل ہے خندہ زن

سونگھیں جو پھولونکی مہک بیہوش ہوں حور و ملک دیکھیں جو غنچونکی چٹک جگ جگا نے انجم کی پلک
برق تجلی کی جھلک روز ازل سے ابتلک آ گر نہ تھا جس سے فلک دیکھیں گے اب سب مرد و زن

شمشاد نے گلزار سے گلزار نے گلنار سے گلنار نے رخسار سے رخسار نے دیدار سے
دیدار نے گفتار سے گفتار نے رفتار سے رفتار نے دلدار سے سیکھا ہے شوخی کا چلن

ہر لالے کا داغِ جگر نرگس کا ہی کحل البصر سوسن زبان حال پر لاتی ہی دل سے یہ خبر
آتا ہی وہ رشکِ قمر جسکی تجلی دیکھکر زیبا ہی گر تارِ نظر بن جائے سورج کی کرن

غل ہی یہی ہر چار سو آتا ہی اب وہ ماہرو جسکی تھی ہمکو جستجو کرتے ہین باہم گفتگو
ہیں مانے سے ملکر سبو مطلب ہے ملکر آرزو سبزے سے ملکر آبجو نسرین سے ملکر نسترن

اک لخت خاکِ گلستان ہی رنگِ گل سے ارغوان بلبل چمن مین ہی زبان شاخِ گل پر نغمہ خوان
نشو و نما کھتی ہی یان ہشیار ہوای باغبان ہشیار ہوای باغبان آراستہ کر انجمن

باغِ جہان آباد ہی یان سرو بھی آزاد ہی قمری نہایت شاد ہی نہ صید نہ صیاد ہی
ہان محفلِ میلاد ہی وقت مبارکباد ہی جبریل کو ارشاد ہی مشہور کر دے یہ سخن

نورِ خدا پیدا ہوا خیر الوریٰ پیدا ہوا بحرِ عطا پیدا ہوا ابرِ سخا پیدا ہوا
نجم الہدیٰ پیدا ہوا بدر الدجیٰ پیدا ہوا شمس الضحیٰ پیدا ہوا پیدا ہوا شاہِ زمن

امی لقب پیدا ہوا جانِ طلب پیدا ہوا والا حسب پیدا ہوا عالی نسب پیدا ہوا
محبوبِ رب پیدا ہوا ماہِ طرب پیدا ہوا شاہِ عرب پیدا ہوا پیدا ہوا یثرب وطن

کنزِ نہان پیدا ہوا عین عیان پیدا ہوا فخرِ زمان پیدا ہوا شاہِ شہان پیدا ہوا
روحِ روان پیدا ہوا جانِ جہان پیدا ہوا مطلوبِ جان پیدا ہوا پیدا ہوا مقصودِ تن

سلطانِ دین پیدا ہوا شاہِ زمین پیدا ہوا ماہِ حسین پیدا ہوا عین الیقین پیدا ہوا
مسند نشین پیدا ہوا دل کا مکین پیدا ہوا وہ نازنین پیدا ہوا نازان ہی جس سے جان و تن

نورِ شہ کون و مکان تھا کنزِ مخفی مین نہان جب سے کہ پنہان و عیان دونون ہین اسکے نام و نشان

آگہ نہ تھا کن سے فکان معدوم تھے دونون جہان تن کو نہ تھی پروائے جان جانکو نہ تھی فکر بدن

جو غیب مین محصور تھا اس نور سے منظور تھا در پردہ جو مستور تھا اس نور سے معمور تھا

یہ نور ہی مشہور تھا یہ نور ہی مذکور تھا جو کچھ کہ تھا یہ نور تھا بے کیف و کم بے ما و من

وہ سایۂ ذات احد وہ مظہر نور صمد مستظہر فیض ابد فرمان دہ ہر نیک و بد

لایا جہان مین مستند مہر نبوت کی سند محسود ارباب حسد محمود رب ذو المنن

وہ بادشاہ دو جہان وہ قبلہ گاہ مقبلان وہ رہنمائے انس و جان وہ دستگیر بیکسان

وہ مرہم دلخستگان وہ چارۂ درد نہان وہ مصدر فیض عیان وہ مظہر سر و علن

مہ نے جو کی اوس پر نظر ٹکڑے ہوا اوسکا جگر تسبیح خوان تھے سب حجر لکڑی مین تھی عشقی نوحہ گر

اوس مہ لقا کے پانون پر سجدے لگے کرنے شجر اوس رخ کو دیکھکر فریاد کرتا تھا ہرن

اوسکا براق بادپا شرمندہ ہو جسسے ہوا اوس نازنین کو لے اوڑا جس طرح نکہت کو صبا

بس یہ گیا اور وہ گیا جا عرش تک پہنچا دیا گشتہ مثل گرد تھا گرد اوسکے گردون کہن

جسدم ہوا وہ جلوہ گر سب گر پڑا کرسی کا گھر اوسکی تجلی دیکھکر کہتے تھے سب اہل بصر

یارب یہ کیسا ہے بشر جسکی ادا سے سربسر آتا ہے عالم مین نظر سب سے نرالا بانکپن

کیا حسن کیا رخسار ہے کیا طرۂ طرار ہے کیا نرگس بیمار ہے کیا ابروئے خمدار ہے

کیا لب ہائین کیا گفتار ہے کیا قد ہے کیا رفتار ہے کیا جامہ کیا دستار ہے پوشاک کی دیکھو پھبن

عمامہ جو ہے زیب سر اوسکی صفائی دیکھکر مہتاب سے گبڑا قمر خورشید سے اوٹھی سحر

پٹکا تو دیکھو کسقدر ہے زینت موئے کمر اوس قامت بے سایہ پر کتنا ہے زیبا پیرہن

ایام مولود آگئے آثار بہبود آگئے اوقات محمود آگئے اسباب مقصود آگئے
احیان مسعود آگئے اعیان موجود آگئے راحت کے دن نمود آگئے تازہ ہوئے عہد کہن

پھر مجلسیں ہونے لگیں تازہ ہوا ایمان و دین پھر نور رب العالمین ہے جلوہ افروز زمین
پھر ہر دل اندوہگین ہونے لگا عشرت گزین پھر ہو گیا ہے بالیقین شادی کا گھر بیت الحزن

عشاق کیا سامان کریں کیا ہدیۂ سلطان کریں کیا دعوت مہمان کریں کیا خدمت شایان کریں
ہاں نذر نقد جان کریں جان فدیۂ جانان کریں اوس ماہ پر قربان کریں مال و پدر فرزند و زن

ہے بزم عیش جاوداں گم ہے شہیل خستہ جان دیوانہ دیکھو ہے کہاں کہہ دو کہ حاضر ہو یہاں
وہ بلبل ہندوستان ہو فارسی میں نغمہ خوان مشتاق ہیں پیر و جوان سب نکتہ سنجان دکن

قصیدۂ فارسی مسمّی بہ سحر البیان و سحر طویل بجواب قصیدۂ عبد الواسع جبلی در رد و طوالت بحر و جواب قصیدۂ شیخ اوحدی در جمع و تفریق بزیادت حاشیۂ سجع

آمد بہار فتنہ گر سرگرم آشوب زمن از رنگ گلہائے چمن در خار و خس آتش فگن
گلگون قبا گل پیرہن رنگین ادا نسرین بدن از پرتو خود برق زن در خرمن صبر جان و تن

آمد بہار بیخزان ہمراز حسن دلبران دمساز عشق بیدلان با بلبل و گل ترجمان
چین بر جبین و سرگران با سرخوشی دامنکشان خندان و گل افشان کنان با سبز پوشان چمن

آمد بہار جاودان سرگرم تاراج خزان از سنبل و گل ہرزمان با دود و آتش ہمعنان
در شرح وصف گلستان با برگ سوسن ہمزبان در سیر گلشن توامان با نرگس از چشمک زدن

آمد بہار دلکشا مخمور می سرتا بپا در جیب و دامان صبا از نکہت گل عطر سا

با غمزه‌های غمزه‌زا با عشوه‌های دلربا از شاهدان مه‌لقا چالاک‌تر در مکر و فن

زرین کله گلگون قبا جادو نگه رنگین ادا پا بر زمین سر در هوا عشرت گزین صحبت گرا

بیگانه‌خو زود آشنا آیینه‌بین حیرت‌نما ساغر بکف مست ادا مستی فزا توبه‌شکن

سرو چمن از خودسری جوید بطوبی همسری نرگس بصد جادوگری سرگرم ناز دلبری

از زهره و از مشتری گردیده جانها مشتری گل همچو رخسار پری سنبل چو زلف پرشکن

پروانگی بخشد صبا تا عندلیب بینوا بهر حصول مدعا پروانه سازد خویش را

زان رو که در بستان سرا از لاله و گل جابجا هر نخل مقرون گوئیا شمع ست روشن در لگن

تا از پری رخسارها با مژدهٔ دیدارها آمد بلب گفتارها گل با شگفتن کارها

دارد که در گلزارها سر کشید از خارها بالید یکسر بارها از خرمی بر خویشتن

گل کرده از هر خار گل در کوچه و بازار گل در دشت و در گلزار گل در دامن کهسار گل

بر هر در و دیوار گل بر هر سر و دستار گل در سبحه و زنار گل بستند شیخ و برهمن

کشتی جدا دریا جدا گلشن جدا صحرا جدا اسما جدا اشیا جدا املا جدا انشا جدا

ساقی جدا صهبا جدا اعضا جدا اجزا جدا ساغر جدا مینا جدا مست الست شاد و چمن زن

وقت ست اگر هر خشک و تر با هم شود شیر و شکر وقت ست اگر شام و سحر جویند وصل یکدگر

وقت ست بالیدن اگر بالیدگی گیرد ز سر تا در نگنجد از اثر نشو و نما در پیرهن

از مقدم نور خدا شمس الضحی بدر الدجی نجم الهدی خیر الوری بحر عطا ابر سخا

کان حیا کوه وفا جان ولا شان علا شمع بقا مهر ضیا ماه صفا شاه زمن

محبوب رب فخر امم مهر عرب ماه عجم عالی نسب ابر کرم والا حسب ذو همم

امّی لقب عالم علم گنج طرب کنز قدم قوت مطلب فیض اتم عرشی مکان یثرب وطن

پیدا شد از فیضش نگر روز و شب و شام و سحر برگ و گل و شاخ و ثمر حور و ملک جن و بشر

در قالب خاکی اگر نورش نگشتی جلوه‌گر هرگز نیاوردی خبر جان از تن و روح از بدن

بر گردن آن نازنین خم گشتن زلفش ببین شام است یا رب اینچنین یا صبح خندان همنشین

یا سنبل است و یاسمین از وصل هم عشرت گزین یا شمع کافور است این در سایهٔ مشک ختن

بوئی از آن زلف و تا آرد اگر باد صبا هر مرده برخیزد ز جا مستانه بر لب مرحبا

لطف عرق بنگر که تا یک قطره او هر کجا با خاک گردید آشنا نسرین دمید و نسترن

از نور خلعت در برش تاج لعمرک بر سرش خیل رسولان لشکرش فوج ملائک چاکرش

تقدیر حاضر بر درش حکم قضا فرمان برش لوح و قلم از دفترش جبینه هر سو در علن

در محفل میلاد او پیمانه رقصد با سبو دلها ز زلف مشکبو مرهون منت مو بمو

بلبل به گل زار زار و پیوسته دارد گفتگو پروانه یابد آبرو از وصل شمع انجمن

بر آستان او جبین ساید خوبان حسین مجنون چه دارد در دوی این کز عشق او گردد حزین

گر ناقهٔ آن نازنین بیند خرامان بر زمین از لیلی محمل نشین ناید بجز مجنون شدن

غلمان و حور از هر طرف لمعان نور از هر طرف غیب و حضور از هر طرف تنگ ظهور از هر طرف

ناز و غرور از هر طرف عیش و سرور از هر طرف نی دیگ و دور از هر طرف سرگرم بزم آراستن

اختر شماران هر طرف دفتر نگاران هر طرف آئینه داران هر طرف خدمتگذاران هر طرف

چابک سواران هر طرف امیدواران هر طرف چون من هزاران هر طرف جمع اند در طرف چمن

سرو چراغان یکطرف شمع شبستان یک طرف گل در گلستان یکطرف رقصان و خندان یکطرف

قمری با فغان یک طرف پروانه سوزان یک طرف بلبل نغمه خوان یکطرف از شورش دل ما چو من

خضر و مسیحا یک طرف هارون و موسی یک طرف ذوق تمنا یک طرف شوق تماشا یک طرف

جبرئیل تنها یک طرف عشاق شیدا یک طرف گم کرده خود را یک طرف دارند بر لب این سخن

ای میهمان خوش آمدی جان جهان خوش آمدی شاه شهان خوش آمدی پیر و جوان خوش آمدی

آرام جان خوش آمدی کنز نهان خوش آمدی عین عیان خوش آمدی ای [illegible]

ای دلربا خوش آمدی ای خوش ادا خوش آمدی ای رهنما خوش آمدی دین و دنیا خوش آمدی

ای مه لقا خوش آمدی ای مرحبا خوش آمدی ای مرحبا خوش آمدی رفتم ز خود زین آمدن

ای جان ما خوش آمدی جانان ما خوش آمدی درمان ما خوش آمدی برهان ما خوش آمدی

سلطان ما خوش آمدی مهمان ما خوش آمدی ایمان ما خوش آمدی بادا فدایت جان و تن

قطعه

این چهرهٔ زیبای تو این قامت رعنای تو این نرگس شهلای تو این زلف عنبر سای تو

مژگان صف آرای تو ابروی جان فرسای تو لعل تبسم زای تو دندان تو زیب دهن

اول ز مه گیر دل نشان ثانی ز محشر امتحان ثالث شکیب از مردمان چارم هم از زنجیریان

پنجم دل از دست بتان سادس ز دل تاب و توان هفتم قرار از تن و جان هشتم مدار جان ز تن

قطعه

میبارد اندر شب سحری آرد از سودا خبر می بارد از خود مشک تر بردارد از محشر اثر
آویزد از تار نظر می خیزد از دل تا بسر خون ریزد از داغ جگر انگیزد آسیب من

اول بلطف روی تو ثانی سواد موی تو ثالث سر گیسوی تو چارم قد دلجوی تو
پنجم بوی ابرکوی تو سادس هوای بوی تو هفتم خم ابروی تو هشتم غم سیب ذقن

قطعه

با عارض تابان تو با طره پیچان تو با نرگس فتان تو با ابرو و مژگان تو
با قامت ذی شان تو هم با در دندان تو هم با لب خندان تو هرگز نیارد دم زدن

نکهت ز گل صبح از صفا ظلمت ز شب مشک از خطا ساغر ز می سحر از دعا تیغ از اجل تیر از قضا
سرو از ادا شمع از ضیا آب از گهر تاب از سها مرجان ز جان رنگ از حنا گوهر ز کان در از عدن

ای از صفت افتاده بری نازد بتو پیغمبری از ماه و مهر خاوری از زهره و از مشتری
تا گوی سبقت میبری با تو زند خودسری گر شمع جوید همسری شکلش بتیغ گردن بزن

ای دامنت راه هر زبان افتادگان خسته جان بی طاقت تاب توان گیرند چون اشک روان
گر بگذری در امنکشان یک ره ز خاک کشتگان ترسم که این خاکی تنان دستی برآرند از کفن

نور تو از روز ازل تا جلوه گر شد بر محل انداخت از حسن عمل در کار شیطان صد خلل
شد لات و عزی و هبل در عهد حکمت مبتذل از بیم قهرت در بغل زد دوش [illegible] اهرمن

ای مهر و مه را جان گزین از سجده ات داغ جبین ای بردرت عرش برین چرخ آسمان [illegible] زمین

ای شاه مسند نشین بر تخت رب العالمین ای شهپر روح الامین در محفل قرب بادزن

اکنون ز نعت تو بکف سرمایه دارم از شرف زین پیش از ردی شغف بالمدح قوم دون بدم

گه لعل را گفتم خزف گه سنگ را در نجف عمری عبث کردم تلف در وصف فیل و کرگدن

گه شاه را گفتم گدا گاهی گدا را پادشا گه بخل را گفتم سخا گه خاک را عنبر عطن

گه مهر را گفتم سها گه ارض را گفتم سما گه زاغ را گفتم هما گه باز را گفتم زغن

از حرص و سودای جنون بیدار گشتم در بسر فزون شرمنده ام بحد کنون زان شعر کز گرد فسون

حاصل نشد دنیای دون جز مغز جان جوی خون از پیستم نادر بسی شد پوستین من کهن

دیوانه ام لا یعقلم از هر دو عالم غافلم زان جبین ابرو بسملم فارغ ز تیغ قاتلم

تا همدم آب و گلم با زلف و مژگان شاغلم از بهر منصور دلم کافیست این دار و رسن

ای مظهر نور خدا ای مرجع شاه و گدا دادا غمم کز شوق چها بر من گذشت از ابتلا

چون عندلیب بینوا از آشیان بستم جدا بیگانه گشتم ز آشنا گردیده ام دور از وطن

از دوری آن آستان تا کی کنم شور و فغان اکنون ز دست این آن دل میرد از دست بان

ای دستگیر بیکسان دستی که بیتاب و توان بیدست و پا خسته جان افتاده ام اندر دکن

تن محمل سست و دل جرس از درد نالم هر نفس هر چند بینم پیش و پس فریاد غمخوار است و بس

ای بادشاه داد رس بشنو بفریادم برس تا کی شهیدا اندر قفس نالد چو بلبل در چمن

در بزم میلاد این زمان تنگ است جای مستعیان باید که در ختم بیان باشند ساعد در زبان

هم بانی و هم حاضران هم سامع و هم مدح خوان باشند دائم شادمان یا رب بحق پنجتن

سنجیده گفتم داستان باد صبا این ارمغان از من رسان با دوستان در کشور هندوستان
آهنگ این سحر البیان چون بد مذاق نکته دان جا بند نشید از زبان جاهل نمی فهمد سخن

غزل

بگیسو شانه کن از خواب چشم مست را بگشا — پی صید غزالان حرم دام بلا بگشا
بخورشید آتش افگن قفل برج دلکشا بگشا — نقاب از چهرهٔ تابان بکش بند قبا بگشا
بشرح معنی واللیل هر کس گفتگو دارد — تو بر خیز این معما را بشرح والضحی بگشا
بمحشر نامهٔ اعمال خواهند از سیه کاران — بیا بهر خدا بر چهره زلف مشکسا بگشا
رهائی هرگز از دام گرفتاری نمیخواهم — طپیدن آرزو دارد دل من دست و پا بگشا
اگر از شوق بگشایند چون آیینه آغوشی — در راحت بروی خستگان با صفا بگشا
اسیران قفس را رخصت سیر گلستان ده — گره از کاکل مشکین خود ای مه لقا بگشا
سراپا عقدهٔ مشکل شدم چون شبنم غلطان — تو ای خورشید طلعت بر سر بالین بیا بگشا
بگیسوی شهید کربلا و روی گلگونش — گره از کار من ای شیر خدا مشکل‌گشا بگشا

ترجیع بند

عاجزم مفلسم پریشانم — چارهٔ کار خود نمیدانم
صرف شد عمر من بجرم و هوا — روز و شب مبتلای عصیانم
بادشاها بحال من رحمی — که بود رحمت تو درمانم
حاجت عرض حال خود نبود — بر تو پیداست درد پنهانم

از گناهی که بر تو مخفی نیست
سخت شرمنده ام پشیمانم
تلخ شد کام من بنا کامی
همه تن وقف داغ حرمانم
بیکسم جز درت پناهم نیست
در دم بیکسی ترا خوانم

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

گو بپاس ادب شه دامن شاه
دست عجز گدا بود کوتاه
لیک دامانت از درازی جود
خود فتد در کف فتاده راه
اعتراف من از گنهگاری
هست عذر گنه بتر ز گناه
گرچه از کثرت سیه کاری
نامه دارم چو روی خویش سیاه
لیک مایوس نیستم که نگشت
هیچکس نا امید زین درگاه
میزند موج بحر رحمت عام
خاص از بهر تشنگان گناه
رحم کن جرعهٔ بکامم ریز
تشنه مگذار حسبةً لله

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

دور از آن در که از تو باد آباد
عمر بیهوده میرود برباد
کی ز کنج قفس کنم پرواز
کی ازین قید غم شوم آزاد
کی فشانم گهر ز دامن جان
کی ستانم ثمر ز نخل مراد

کی کنم کام جان و دل حاصل | کی شوم جبهه سای کوی مراد
چند اشک شرر فشان ریزم | چند آتش زنم بدامن باد
چند سوزم در آتش دوری | چند نالم بخاطر ناشاد
چند گریم ز درد مهجوری | راه گم کرده میکنم فریاد

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

چند گردم ز آستانه جدا | دربدر خوار و خسته و رسوا
از در خویشتن چنین مأیوس | تو مگردان سگ در خود را
بهر صدیق بحر صدق و صفا | بهر فاروق عادل یکتا
بهر عثمان که هست ذی النورین | از برای علی شیر خدا
دین پناها بحرمت جبریل | بادشاها بحق وحی سما
رحم کن رحم بر من مسکین | بهر سبطین و فاطمه زهرا
همچو نقش قدم به بستر خاک | بیخود افتاده ام برای خدا

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

طوطیم مدح تو بیان منست | بلبلم وصف تو فغان منست
گر برانی ز در دگر خوانی | آستان تو آشیان منست

میگدازم چو شمع سر تا پا — سوختن شرح داستان منست

گر زایمان من سوال کنند — خود بفرما کز استان منست

گر نه نیکو و بد بدست شهید — مدح خوان منست ازان منست

صورت من که محو حیرانیست — همچو آئینه ترجمان منست

سرورا در حیات و بعد ممات — هر دم این نغمه بر زبان منست

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

تمت

خاتمة الطبع

فراوان حمد خلاق جہان ہے — خداوند زمین و آسمان ہے

درود مصطفی بے حد و پایان — کہ جسکے نور سے عالم عیان ہے

اور اونکی آل اور اصحاب اوپر — کہ ہر اک رہنمائے گمرہان ہے

پھر اسکے بعد ای اخوان دیندار — محمد عبد رحمن کا بیان ہے

کلام اہل دل سے مجکو ہی شوق — خصوصا جو نبی کا مدح خوان ہے

کہ جیسے عاشق زار سخنور — شہید نکتہ پرور خوش بیان ہے

ہی اوسکو عشق محبوب خدا سے — ثنا خوان رسول انس و جان ہے

کلام اوسکا ہی ایسا پر حلاوت / کہ شیرین اوسکو پڑھکر کام جان ہی
دیارِ ہند مین جو کچھ لکھا تھا / جوان و پیر کا وردِ زبان ہی
مگر انحال تقدیرِ خدا سے / دکن مین طوطیِ ہندستان ہی
محافل مین جو وان پڑھتے ہین مولد / سو ہر محفل بہ رنگ گلستان ہی
محی الدولہ کی ہوتی تھی محفل / کہ خوبی اوسکی خارج از بیان ہی
دریغا اب قضائے ایزدی سے / ہوا وہ منتقل سوے جنان ہی
بہت فیاض با اخلاق تھا وہ / کہ اوسکے فوت سے گریان جہان ہی
بیان کب ہو سکین اوسکے محاسن / کہ مثل اوسکے جہان مین اب کہان ہی
جو سال فوت مین کی فکر مینے / کہ اوسکے فوت کا اسمین نشان ہی
دل اسکا جنت الماوی مین کر شاد / دعا حق سے یہ وردِ زبان ہی
لکھا ہی پھر کسی نے ذکر میلاد / کہ اب تک اونکا عالم مین نشان ہی
شہیدِ عاشقِ خیر الوری سے / ہوا یہ نظم ذکرِ دلستان ہی
وہ خود محفل مین جب پڑھتے ہین اسکو / چمن مین گویا بلبل نغمہ خوان ہی
جب اہل بزم سنتے ہین تو اونکی / تڑپتی روح ہی لب پر فغان ہی
یہ رقت ہو کہ ہر اک اہل محفل / مثالِ مرغِ بسمل نیم جان ہی
رہے یہ فیض دائم اوس سے جاری / جہان مین فیض کا جب تک نشان ہی
کلام اونکا یہ مجکو ہاتھ آیا / کہ اوسکے وصف مین قاصر زبان ہی

٣٢

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن خان

قیمت